Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللهِ یُؤتِیهِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۹ محرم ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش ۔ ۲۲ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ر تبلیغ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۲۱ر تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید نمرودی کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔ آپ نے احباب جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۲۱ر تبلیغ ۔ کل ۲۰ر تبلیغ (۲۰ر فروری ۱۹۷۴ء) کو دفاتر تحریکِ جدید کے عقبی میدان میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام بیرون پاکستان سے آنے والے مہمانوں کے لئے جدید وضع کے ایک گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت خود تشریف لاکر اپنے دستِ مبارک سے اس کی بنیاد رکھی ۔ جس کے بعد فاؤنڈیشن کے بعض ڈائریکٹران، اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور متعدد دیگر بزرگانِ سلسلہ اور ربوہ میں مقیم بعض غیر ملکی طلباء نے بھی باری باری بنیاد میں اینٹیں رکھیں ۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی ۔

(تقریب کی قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائے گی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ فرینکفورٹ جرمنی کو ۱۶ر فروری بروز ہفتہ بچی عطا فرمائی ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام عامرہ تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی نواسی اور محترم مولوی غلام احمد صاحب اختر کی پوتی ہے ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو لمبی عمر پانے والی اور خادمہ دین بنائے ۔ آمین

۱۵ر فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عزیز مبارک احمد صاحب ایم ۔ ایس سی واقفِ زندگی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا (غانا) ابن مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ کاتب الفضل کا نکاح عزیزہ شمیم نصرت ایم ۔ اے بنت محترم ملک عبد المالک خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ سول لائن لاہور کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ آمین

حضرت مصلح موعودؓ کی پوری زندگی اسلام کی سربلندی اور قرآن کی عظمت کے قیام کیلئے وقف تھی

آپ نے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلایا اور ہر موقع پر حضرت محمد مصطفےٰ کیلئے بے نظیر غیرت و محبت کا اظہار فرمایا

یوم مصلح موعود کی تقریب پر بزرگانِ سلسلہ و علمائے جماعت کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۱ر تبلیغ ۔ کل ۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۰ر فروری ۱۹۷۴ء) کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر اہلِ ربوہ کے جلسۂ عام میں بزرگانِ سلسلہ اور علمائے کرام نے تقاریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ان عظیم کارناموں کا تذکرہ کیا جو آپ نے اسلام کی سربلندی اور قرآن پاک کی عظمت کے قیام کے لئے سرانجام دیئے اور بتایا کہ مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی جو اسلام کی صداقت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کے اظہار کا ایک خاص نشان تھی کس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد کا یہ حسین و جمیل تذکرہ جملہ حاضرینِ جلسہ کیلئے بہت ازدیادِ ایمان کا باعث بنا ۔

یہ جلسہ کل نو بجے صبح مسجد مبارک میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا ۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سرانجام دیئے ۔

جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوئی جو کہ مکرم صالح محمد خاں صاحب شاہد واقفِ زندگی نے کی ۔ بعد ازاں مکرم نصیر احمد صاحب باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنی اولاد کے متعلق دعائیہ منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے ۔

تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے تقریر کرتے ہوئے مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے پس منظر و پیش منظر پر روشنی ڈالی اور اس امر کو واضح کیا کہ جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت اسلام کس طرح انتہائی نازک حالات میں سے گزر رہا تھا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ساتھ ہر میدان میں اسلام کی صداقت کو واضح فرمایا اور جب مخالفینِ اسلام نے نشان نمائی کا مطالبہ کیا تو آپ نے گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی بشارت دی ۔ آپ نے بتایا کہ یہ نشان رہتی دنیا تک تمام مخالفینِ اسلام کے لئے ایک حجت ہے اور قرآن کریم اور رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہے ۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم ۔ اے نے اپنی ایک نظم سنائی جس کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے قرآن کریم اور مصلح موعود کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔ آپ نے بتایا کہ اس پیشگوئی میں کہا گیا تھا کہ مصلح موعود قرآن کریم کے علوم کو جاننے والا ہوگا اور اس کے ذریعہ قرآن پاک کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا ۔ یہ دونوں علامتیں حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی ہیں ۔ چنانچہ آپ نے مختلف مثالیں دے کر اس امر کو واضح فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر قرآن کا فہم عطا فرمایا اور اس کے علوم سکھائے اور پھر وسیع پیمانے پر آپ کے ذریعہ قرآن پاک کی اشاعت ہوئی اور اس کے مرتبہ کا اظہار ہوا ۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں اپنی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اشاعتِ اسلام اور مصلح موعود کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ کس طرح آپ کے ذریعے مختلف رنگوں میں اسلام کی وسیع اور کامیاب (باقی صلا پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ر تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

پاکستان میں مسلمان سربراہوں کی تشریف آوری

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ صورتِ حال کی نزاکت بسا اوقات کسی واقعہ کو غیر معمولی ہی نہیں بنیادی اہمیت کا حامل بنا دیتی ہے۔ سو اِس میں کیا شک ہے کہ بعض اسلام دشمن طاقتوں اور ان کی سیاسی چالوں نے فی زمانہ اسلامی دُنیا کو انتہائی نازک صورتِ حال سے دوچار کر رکھا ہے۔ صورتِ حال کی یہ نزاکت ہی ہے جس نے اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس کو (جو ۲۲ر فروری سے پاکستان کے تاریخی شہر لاہور میں شروع ہو رہی ہے) غیر معمولی ہی نہیں بنیادی اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ وہ بنیادی اہمیت یہ ہے کہ اِس تاریخی کانفرنس کا انعقاد اپنی ذات میں اسلامی ملکوں کے مابین قائم ہونے والے اُس متوقع اتحاد کا آئینہ دار ہے جس کے قیام و استحکام پر اسلامی دُنیا کی جملہ مشکلات سے رہائی اور سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی دُنیا میں سرخروئی و سربلندی کا دارومدار ہے۔

بلاشبہ یہ بہت خوشی و انبساط کا موقع ہے کہ اسلامی ممالک (لَا تَنَازَعُوْا اور لَا تَفَرَّقُوْا کی قرآنی ہدایت کو عرصۂ دراز تک نظر انداز کئے رکھنے اور تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ کے انتہائی تلخ اور جاں گداز تجربہ میں سے گزرنے کے بعد) اب وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونے کے عزم کے تحت متحدہ طرزِ عمل کی راہیں متعین کرنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں پاکستان کی دعوت پر پاکستان کے تاریخی شہر لاہور میں جہاں آج سے ۳۴ سال قبل (یعنی ۱۹۴۰ء میں) مسلمانانِ برّصغیر نے باہم متحد ہو کر اور ایک ہی سیاسی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مسلمانوں کی ایک علیحدہ مملکت قائم کرنے اور اسے مسلمانانِ عالم کے سیاسی اتحاد کا محور بنانے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ اِس لحاظ سے علی الخصوص پاکستان کے اِس تاریخی شہر میں مسلمان ملکوں کے سربراہوں کا تاریخی اجتماع اتحادِ ممالکِ اسلامیہ کے حق میں نیک فال کی حیثیت رکھتا ہے اور خدائے ذوالجلال اگر چاہے تو یہ موجبِ ترقی و کمال ثابت ہو سکتا ہے۔

اِس موقع پر ایک نہایت ہی نیک مقصد کے پیشِ نظر مسلمان ملکوں کے سربراہوں کی پاکستان میں تشریف آوری ہمارے لئے ازحد خوشی کا موجب ہے۔ یہ وہ نیک اور مبارک مقصد ہے جس کی طرف امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ مسلمان ملکوں کو زندگی بھر توجہ دلاتے اور اس کے حصول کے لئے کوشاں رہے اور جماعتِ احمدیہ آپ ہی کی زیرِ ہدایت جس کے حصول کے لئے علی الخصوص گزشتہ ۲۸ سال سے مسلسل دعائیں کر رہی ہے۔ چنانچہ ہم اِس موقع پر تشریف لانے والے جملہ سربراہانِ مملکت اور مسلمان ملکوں کے دیگر سربرآوردہ و مقتدر نمائندوں کی خدمت میں صمیمِ قلب سے اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ ایک نہایت ہی نیک مقصد کے پیشِ نظر اسلامی دنیا کی سربرآوردہ اور مقتدر ہستیوں کا پاکستان میں تشریف لانا اور متحدہ طرزِ عمل متعین کرنے کے لئے جمع ہونا نتائجِ خیر اور ثمراتِ حسنہ پر منتج ہو۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے دماغوں کو روشنی اور جلاء بخشے اور ان کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے تا وہ اُسی کی رہنمائی میں ایسے فیصلے کرنے کے قابل ہو سکیں جن سے مسلمان ملکوں میں باہمی اتحاد و ائتلاف کی کیفیت ترقی پذیر ہو اور وہ كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے مصداق بن کر اسلام کے مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت اور مسلمان ملکوں کے وسیع تر مفادات کے تحفظ کی عظیم ذمہ داری کما حقہٗ ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

اِس میں شک نہیں کہ اِس وقت اسلامی دنیا کو لاتعداد سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ اقوامِ عالم کی برادری میں اسے عزّ و شرف کے بلند مقام تک پہنچانے کے لئے ان سب مسائل کا خاطر خواہ طریق پر حل ہونا ضروری ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اِس وقت سب سے اہم اور سب سے مقدّم مسئلہ باہم فساد کی راہوں سے بچتے ہوئے مسلمان ملکوں کے مابین حقیقی اتحاد کے قیام اور اس کے استحکام کا ہی مسئلہ ہے۔ سب سے زیادہ کوشش اِس امر کی ہونی چاہیئے کہ ہر قسم کے فساد سے بچنے اور باہمی اتحاد کو ناقابلِ تسخیر بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی جائے۔ اگر اتحاد و اتفاق کی وسیع تر اور مضبوط تر ناقابلِ تسخیر بنیاد قائم ہو جائے تو پھر کوئی مسئلہ بھی حل ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ غیر اقوام کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے جو مسائل ابھی تک لاینحل چلے آ رہے ہیں ماضی میں ان کے حل نہ ہو سکنے کی وجہ ایک ہی رہی ہے کہ مسلمان ملکوں میں اتحاد و ائتلاف کی ناقابلِ تسخیر کیفیت کا فقدان تھا۔ اگر فی الواقعہ مسلمان ممالک ناقابلِ تسخیر اتحاد کی دولت سے مالا مال ہو جائیں تو پھر بڑی سے بڑی طاقت بھی اسلامی دنیا کے مفادات کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے گی اور اسے اقوامِ عالم میں عزّ و شرف کا وہ کھویا ہوا مقام پھر مل جائے گا جس کی وہ بجا طور پر مستحق ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس کو غیر معمولی کامیابی سے نوازے اور یہ بلا استثناء تمام اسلامی ملکوں کو باہمی فساد کی راہوں سے بہر طور بچانے، ان میں ناقابلِ تسخیر اتحاد قائم کرنے اور انہیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح باہم مربوط و مضبوط اور مستحکم بنانے میں بہمہ وجوہ کامیاب رہے۔ اٰمین برحمتك يا ارحم الراحمين۔

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹-۳۰-۳۱ر امان ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۹-۳۰-۳۱ر مارچ ۱۹۷۴ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سربراہ کانفرنس اور اس کی ضرورت و اہمیت

اتحاد کی بنیاد کو مضبوط تر بنانا موجودہ وقت کا انتہائی اہم تقاضا ہے

اسلامی ملکوں کی سربراہ کانفرنس جو ۲۲ فروری سے لاہور میں شروع ہو رہی ہے اس لحاظ سے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ یہ ایک ایسے وقت میں منعقد کی جا رہی ہے جبکہ اسلامی ملکوں کے درمیان اتحاد کی بنیاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا انتہائی طور پر ضروری ہے۔ ۱۹۶۹ء میں رباط کے مقام پر منعقدہ پہلی سربراہ کانفرنس کے ساڑھے چار سال بعد اس کانفرنس کا دوسری بار انعقاد اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر اسلامی ملکوں میں اتحاد کا احساس نہ صرف بیدار ہو چکا ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا آ رہا ہے۔

جیسا کہ ظاہر ہے یہ کانفرنس اکتوبر ۱۹۷۳ء میں اسرائیل کی تازہ جارحیت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورتِ حال پر غور کرنے اور تمام مسلمان ملکوں کے لئے ایک متفقہ راہِ عمل متعین کرنے کی غرض سے منعقد کی جا رہی ہے۔ اس لئے توقع یہی ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ کانفرنس اسلامی ملکوں کے مابین اتحاد کو مزید استحکام اور وسعت بخشنے پر منتج ہو گی اور اس طرح اسلامی ملکوں کو درپیش مسائل کے خاطر خواہ حل کی صورت نکلتی چلی آئے گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی دنیا کو جو سنگین مسائل عرصہ دراز سے درپیش ہیں ان کے ابھی تک حل نہ ہو سکنے بلکہ ساتھ کے ساتھ نئے مسائل پیدا ہوتے رہنے کا ایک ہی سبب ہے کہ اسلامی ملکوں میں عرصۂ دراز تک اتحاد و ائتلاف کی روح مفقود رہی ہے۔ اب جبکہ اتحاد کی ایک عملی بنیاد قائم ہو گئی ہے اور اس کے مستحکم ہونے کی صورت پیدا ہو رہی ہے تو پھر یہ ہو نہیں سکتا مسلمان ملکوں کی وہ مشکلات جو عدمِ اتحاد کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں دُور نہ ہوں اور مسلمانوں کے لئے دنیا میں سربلندی و سرفرازی کی راہیں نہ کھُلیں۔

اتحاد کی آئینہ دار اسلامی سربراہ کانفرنس کا علی الخصوص ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں انعقاد ہمارے لئے از حد خوشی اور مسرت کا موجب ہے کیونکہ اس کی شکل میں ہمیں اپنی اُن دعاؤں کی قبولیت کے خوشکن آثار منظرِ عام پر آتے دکھائی دے رہے ہیں جو ہم گزشتہ اٹھائیس سال سے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگ رہے ہیں۔ آج سے اٹھائیس سال قبل ۱۹۴۶ء میں امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خاص رؤیا کی بنا پر جملہ اہلِ اسلام کو بالعموم اور اپنی جماعت کے افراد کو بالخصوص آگاہ فرمایا تھا کہ عنقریب اسلامی دنیا کے لئے عظیم خطرات پیدا ہونے والے ہیں اور یہ کہ ان خطرات کا دُور ہونا اس امر پر موقوف ہے کہ تمام اسلامی ممالک باہم متحد ہو جائیں اور اپنی متحدہ قوت سے ان خطرات کا مقابلہ کریں۔ اُس رؤیا کے ذریعہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ جو سب سے عظیم خطرہ پیدا ہونے والا ہے اُس کی براہِ راست زد عرب ممالک پر پڑے گی۔ اس وقت ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ ہو گا کہ آپس میں صلح اور اتحاد کا معاہدہ کر لیں۔ اور جب وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر لیں گے تو وہ اُس خطرہ کی زد سے بچ جائیں گے۔ آپ نے اپنے اس رؤیا کو اُسی وقت "الانذار" کے زیرِ عنوان ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء کے الفضل میں شائع کرا دیا تھا۔ اس خواب میں یہ دکھایا گیا تھا کہ آپ عرب بادشاہوں اور بعض دیگر اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو آنے والے خطرہ سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے درمیان باہم صلح اور اتحاد کا معاہدہ طے کرا رہے ہیں اور انہیں مخاطب کر کے اُن پر اِس امر کی اہمیت واضح فرما رہے ہیں کہ وہ معاہدہ میں اِس شق کا بھی اضافہ کر لیں کہ اگر کوئی فریق اس معاہدہ کو توڑے گا تو ہم سب مل کر اس کی مخالفت کریں گے۔ بعض سربراہ اس پر کچھ متردد ہیں۔ اِس پر آپ ایسے نازک وقت میں اتحاد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ایک پُر جوش تقریر فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اِس حصۂ خواب اور اپنی خواب والی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

"(خواب میں) مَیں نے بڑے زور سے کہا دیکھو یہ وقت اسلام کے اتحاد کا وقت ہے۔ مذہبی اختلاف باہمی کتنا بھی ہو مگر اسلام کی ظاہری شوکت کی حفاظت کے لئے تو مسلمانوں کو جمع ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا بھی تو اثر اسلام کی آئندہ ترقی پر پڑتا ہے۔ پھر مَیں نے کہا دیکھو جو شخص ایسے نازک وقت میں بھی اتحاد کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اُونچی کس طرح کر سکے گا۔ جب مَیں نے یہ فقرہ کہا تو میرے دل میں بہت زیادہ جوش پیدا ہو گیا اور رِقّت کے ساتھ میرے گلے میں پھندا پڑ گیا اور میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مَیں نے اپنے سامنے کے شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بیٹے کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھتا ہے تو اُس کے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے اور رِقّت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں مگر تمہیں یہ خیال نہیں آتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی طرف منسوب ہونے والوں کا تفرقہ دیکھتے ہوں گے تو ان کو کتنی تکلیف ہوتی ہو گی۔ جو شخص ایسے وقت میں بھی باہمی اتحاد کی طرف قدم نہیں اُٹھاتا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گردن اُٹھا کر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ میری اِس تقریر [illegible] کو سُن کر حاضرین پر بھی رِقّت طاری ہو گئی اور وہ شخص جسے مَیں سمجھتا ہوں کہ یمن کا بادشاہ ہے اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگ گئے اور وہ جوش سے کُود کر آگے آیا اور میرا ہاتھ اُس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ اس کو بوسہ دیا۔ اور مَیں نے دیکھا کہ وہ دونوں فریق جن کے درمیان مَیں معاہدہ کرا رہا تھا اِس بات پر متفق ہو گئے کہ اِس شرط کو معاہدہ میں لکھ لیا جائے۔" (الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

یہ خواب تحریر فرمانے کے بعد آپ نے آنے والے نازک وقت کے پیشِ نظر احبابِ جماعت کو عالمِ اسلام کے مابین اتحاد قائم ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی نہایت پُر زور تحریک فرمائی چنانچہ آپ نے رقم فرمایا:-

"اِس رؤیا نے ہمیں اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کے لئے ایک نہایت ہی نازک دَور آ رہا ہے اور مسلمانوں کو دنیوی اور سیاسی معاملات میں اپنے آپ کو متحد کر لینا چاہیئے اور ہر شخص کو دوسرے تمام امور کی نسبت اتحاد کو مقدّم کر لینا چاہیئے کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔ یہ نہایت ہی مشکل بات ہے، آسان بات نہیں۔ اِس وقت مختلف مسلمان گروہوں کی طبائع میں اس قدر اختلاف پیدا ہو چکا ہے کہ وہ اختلافی مسائل پر زور دینا زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اتحاد کی کوشش کے۔ بحیثیتِ مجموعی اُنہیں مسلمانوں کی بہبود کی اتنی فکر نہیں جتنی ہر پارٹی کو اپنی پارٹی کی فکر ہے۔

مَیں اِس خواب کو ظاہر کرتے ہوئے ہر احمدی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں مسلمانوں کو اِس طرف توجہ دلائے کہ تمہاری پھُوٹ تمہاری تباہی کا موجب ہو گی۔ اِس وقت تمہیں اپنی ذاتوں اور اپنے خیالوں اور اپنی پارٹیوں کو بھُول جانا چاہیئے اور ہر ایک مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کی حفاظت کے لئے متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اختلاف کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ ہر ایک سے یہ مت خواہش کرو کہ وہ سَو فیصدی تمہارے ساتھ مِل جائے بلکہ اس سے یہ پوچھو کہ اس جدوجہد میں تم کتنی مدد کر سکتے ہو۔ جتنی مدد وہ کرنے کے لئے تیار ہو اس کو خوشی سے قبول کر لو اور اِس وجہ سے کہ وہ سَو فیصدی تمہارے ساتھ نہیں اس کو دھتکارو نہیں اور اسلام کی صفوں میں رخنہ پیدا مت کرو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اِس آواز کو اُٹھائے اور رات اور دن اِس کام میں لگ جائے حتّٰی کہ سیاسی پارٹیاں آپس میں اتحاد کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اب بھی مسلمان اختلاف پر زور دینے کی بجائے اتحاد کے پہلوؤں پر جمع ہو جائیں تو اسلام کا مستقبل تاریک نہیں رہے گا ورنہ اُفقِ سماء پر مجھے سپین کا لفظ لکھا ہؤا نظر آتا ہے۔"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

چونکہ خدائی انذار کے ماتحت حضرت امام جماعتِ احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنے والے خطرات کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہے تھے اور آپ کو صاف نظر آ رہا تھا کہ اگر اِس نازک وقت میں اسلامی ملکوں نے آپس میں اتحاد نہ کیا اور مسلمان متحد ہو کر آنے والے پُرخطر حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے تو پھر مسلمانوں کی ہستی خطرہ میں پڑ جائے گی اس لئے آپ نے مسلمان ممالک کے مابین اتحاد کی اِس ایک اپیل پر ہی اکتفا نہ فرمایا بلکہ انہیں بار بار متحد ہو جانے کی طرف توجہ دلائی۔ مثال کے طور پر اتحاد کی مندرجہ بالا اپیل کی اشاعت کے بعد ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء کو ڈلہوزی میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے اتحاد کی اِس اپیل اور اس کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک کو پھر دہرایا اور اِس ضمن میں نہایت ہی مخدوش حالات کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آجکل جس قسم کے حالات میں سے مسلمان گزر رہے ہیں وہ نہایت ہی تاریک ہیں۔ ہندوستان، فلسطین، مصر، انڈونیشیا، ان سب جگہوں میں مسلمانوں کی ہستی نہایت ہی خطرہ میں ہے۔ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایران میں روسی حکومت اپنا اثر و نفوذ پیدا کر رہی ہے اس لئے ایرانی حکومت کو نہایت خطرناک حالات کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ انڈونیشیا میں ڈچ حکومت مسلمانوں کو غلام بنانے کی خاطر تمام قسم کے ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔۔۔ ہندوستان سے چل کر ایران پھر فلسطین، مصر، انڈونیشیا ان سارے ہی علاقوں میں مسلمان سخت خطرات میں گھرے ہوئے ہیں پس تمام دوستوں کو چاہیئے ان دنوں خاص طور پر دعائیں کریں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ بھی دعاؤں میں لگ جائیں۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے لئے کوئی چارہ نہیں۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء)

حضرت امام جماعتِ احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا خواب ۲۵ اگست ۱۹۴۶ء کو دیکھا تھا جو ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس کے دو سال بعد بڑی طاقتوں کی ملی بھگت سے فلسطین کی سرزمین سے اہلِ فلسطین کو بے دخل کر کے وہاں نام نہاد یہودی مملکت کا قیام عمل میں آیا اور اس نے پورے عالمِ اسلام کے لئے ایک عظیم خطرہ کی صورت اختیار کر لی اور فی الواقعہ افقِ سماء پر سپین کا لفظ لکھا ہوا نظر آنے لگا۔ کرب و بلا کے اُس انتہائی نازک موقع پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا وہ معرکہ آراء مضمون رقم فرمایا جو "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" کے زیرِ عنوان لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوا اور عرب ممالک میں اسے خاص طور پر سراہا گیا۔ اس مضمون میں آپ نے ایک دفعہ پھر متحدہ طور پر اس خطرۂ عظیم کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مسلمانوں کے سامنے ایک عملی تجویز پیش فرمائی۔ چنانچہ اسی ضمن میں رقم فرمایا:۔

"سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں، سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں، سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہوگا۔۔۔ ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آگیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدّوجہد کرنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدّوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کُلّی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔۔۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اِسی کو بہتر جانتا ہے۔

آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اِس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ کی جگہ پر دو، دو روپیہ کی جگہ پر تین، تین روپیہ کی جگہ پر چار اور چار روپیہ کی جگہ پر پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل جائیں گی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں خریدا جا سکتا ہے خواہ بڑھیا بولی پر۔ مگر بولی دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ اُسی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بہ لفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مِل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مِل کر حملہ آور ہوتی ہیں۔ آؤ ہم سب مِل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافات کو اُن امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بے وقوفی اور جہالت کی بات ہے۔"

(الفضل ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء)

الغرض اُن مہیب خطرات کے پیشِ نظر جو مستقبل میں اسلامی ملکوں کو پیش آنے والے تھے اور جن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب کے ذریعہ پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا آپ کے دل میں یہ شدید تڑپ تھی کہ تمام اسلامی ممالک باہم متحد ہو جائیں تاکہ آنے والے خطرات کا تمام ملک مِل کر مقابلہ کر سکیں۔ اِسی لئے آپ نے مسلمان ملکوں اور مسلمانوں کو باہم متحد ہو کر آنے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ دلائی اور مسلمان ملکوں کے مابین اتحاد قائم ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی پُرزور تحریک فرمائی۔ اُسی وقت سے ہی جماعتِ احمدیہ کے افراد مسلمانوں کے مابین اتحاد کے قیام اور اس کے استحکام کے لئے دعائیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔

خطرات کے سر اُٹھانے کے بھی ایک عرصہ بعد اب جبکہ اتحاد کی طرح پڑ رہی ہے اور اسلامی سربراہ کانفرنس کا پاکستان میں انعقاد عمل میں آ رہا ہے تو ہمارے لئے یہ بہت خوشی اور مسرّت کا موقع ہے۔ کیونکہ اِس کا انعقاد ہماری اٹھائیس سالہ دعاؤں کے ایک خوشکن ثمر کی حیثیت رکھتا ہے اور اِسی لئے امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اِس کے انعقاد کی ابتدائی خبر موصول ہونے پر احباب جماعت کو اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء میں اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے گریہ وزاری اور تضرّع کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور ایدہ اللہ کی اِس دعائیہ تحریک پر ہی ہم اِن معروضات کو ختم کرتے ہیں حضور نے فرمایا:۔

"ایک دوسرا اور بڑا اہم مسئلہ وہ اجتماع ہے جو جنوری میں ہمارے اپنے ملک پاکستان میں منعقد ہونے والا ہے (سُنا ہے اب یہ فروری میں ہوگا) جس میں اسلامی ممالک کے سربراہ شامل ہوں گے اور وہ اپنی کانفرنس میں سر جوڑ کر سوچیں گے احبابِ جماعت اِس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں، گریہ وزاری اور تضرّع سے بھی اور خاموشی سے بھی اپنے ربِّ کریم کے حضور جھکیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو صرف وہی فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلامی تعلیم کی رُو سے فساد کی جگہ اصلاح کی فضا پیدا کرنے کا موجب ہوں۔ گویا فساد کے ہر پہلو سے ان کی سوچ، ان کے فیصلے اور ان کے عمل محفوظ رہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء
مطبوعہ الفضل ۲ جنوری ۱۹۷۴ء صـ۳)

(م۔ ا۔ دہلوی)

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب ذیلدار وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب ذیلدار دھرگ ضلع سیالکوٹ بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۷۴ء صبح پونے چھ بجے اپنے گاؤں میں ۷۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ کے ماموں اور خسر تھے۔ ۱۹۲۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ نہایت مخلص اور تبلیغ میں مصروف رہنے والے احمدی تھے۔ آپ کی تبلیغ سے درجنوں لوگ جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جب بھی تبلیغ کا موقع ملتا وہ دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہو جاتے تھے۔

ضلع سیالکوٹ کے چند ایک سب سے بڑے زمینداروں میں سے تھے۔ ذیلدار، سب رجسٹرار اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور سیشن جج کی عدالت کے اسیسر رہے۔

آپ نے اپنی یادگار دو صاحبزادے چوہدری حمید اللہ صاحب ایڈووکیٹ اور چوہدری حبیب اللہ صاحب ایڈووکیٹ چھوڑے ہیں اور آپ کی چار صاحبزادیاں ہیں اور ان سب کی بفضلہٖ تعالیٰ کافی اولاد موجود ہے۔

احبابِ جماعت محترم چوہدری صاحب مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبرِ جمیل کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد اسحٰق۔ دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۵۳۶

میں رشید احمد ملک ولد ملک عبد الحمید صاحب قوم ہوتر پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن ربوہ حال جنگ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۔۔۔/۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔۔۔۔۔۲۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: رشید احمد ملک ولد ملک عبد الحمید صاحب دار العلوم غربی ربوہ حال جھنگ ۔۔۔ گواہ شد: سید نذیر احمد ۔۔۔ امیر جماعت احمدیہ ۔۔۔ گواہ شد: نسیم محمود ۔۔۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۔۔۔

مسل نمبر ۲۱۵۳۷

میں بشریٰ شوکت بنت چوہدری احمد جان صاحب قوم ۔۔۔ پیشہ خانہ داری عمر ۔۔۔ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۔۔۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۔۔۔/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی کل وزن دس تولہ قیمت ۔۔۔ روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔۔۔ روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کراتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بشریٰ شوکت بنت چوہدری احمد جان ۔۔۔ گواہ شد: ۔۔۔ گواہ شد: ڈاکٹر ۔۔۔

مسل نمبر ۲۱۵۳۸

میں عبد الحمید ولد میاں مولا بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ۔۔۔ عمر ۔۔۔ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مبلغ تیس ہزار (۳۰،۰۰۰) روپے نقد

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جایا کرے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔۔۔/۲۳۲ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبد الحمید معرفت بابو محمد رفیع صاحب ہیڈ کلرک ۔۔۔ لاہور۔ گواہ شد: محمد لطیف ولد نذیر احمد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد: زین العابدین ولد عبد الحمید صاحب ۔۔۔ E/561 ۔۔۔ بازار۔ لاہور

مسل نمبر ۲۱۵۳۹

میں حشمت بیگم زوجہ محمد اسحاق صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 165/T.D.A. ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۔/۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۔۔۔ تولہ ۔/۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔۔۔ روپے ماہوار آمد ہے جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حشمت بیگم چک ۔۔۔ براستہ کوٹ سلطان ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد: محمد اسحاق ولد کرم دین صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد: محمد اسلم ناصر ولد چوہدری نور حسن صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۴۰

میں سردار بیگم زوجہ عنایت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۔۔۔/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۲۰۵ روپے بذمہ خاوند میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: سردار بیگم زوجہ عنایت اللہ صاحب محلہ محمود آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد: محمد اسلم ایاز ولد حاجی محمد رمضان صاحب دار الصدر شرقی ربوہ حال دارالحمود آباد۔ گواہ شد: محمد حسین بنیان ولد نور ماہی صاحب محمود آباد اسٹیٹ

مسل نمبر ۲۱۵۴۱

میں محمد رشید ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب قوم چیمہ جٹ پیشہ مزدوری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد رشید ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ آنبہ براستہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: ۔۔۔ ولد محمد اسمٰعیل صاحب آنبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد: ملک محمد سوئی ولد ۔۔۔ آنبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۱۵۴۲

میں بریرہ یاسمین زوجہ اقبال احمد نجم صاحب شاہد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی ۱۰ تولے ۔/۱۰۰۰ روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے ۔/۱۷۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بریرہ یاسمین ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد: اقبال احمد نجم ایم اے شاہد مربی سلسلہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: عبد العزیز امیر جماعت علی پور

مسل نمبر ۲۱۵۴۳

میں سید خالد احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۰/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۱۰ روپے بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید خالد احمد ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: ممتاز حسین ایاز ولد محمد حسین صاحب خادم کارکن خلافت لائبریری ربوہ گواہ شد: سید مسعود مبارک ابن سید محمود اللہ شاہ مرحوم

مسل نمبر ۲۱۵۴۴

میں کریم بخش ولد فتح محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۱/۱۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

نقد مبلغ پانچصد روپیہ (۔/۵۰۰)

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: کریم بخش ولد فتح محمد صاحب سکنہ ڈگی محلہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد: سردار محمد ولد امام الدین صاحب سیکرٹری مال فورٹ عباس۔ گواہ شد: سید محمود احمد شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت فورٹ عباس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

ماہِ مارچ ۱۹۷۴ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھوں کے اپریشن کا ایک کیمپ کھولا جائے گا لہٰذا تمام ایسے دوست جن کی آنکھوں میں موتیا بند یا سیاہ موتیا ہو ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مارچ کے شروع میں ہسپتال سے رابطہ قائم کریں۔ ایسے تمام مریضوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا لازمی ہوگا:۔

(۱) موسم کے لحاظ سے حسبِ ضرورت ہر مریض اپنا بستر ساتھ لائے۔

(۲) ہسپتال کے کچن میں اتنے وسیع پیمانے پر خوراک کا انتظام نہیں ہو سکتا لہٰذا ہر مریض کو اپنے کھانے کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ ربوہ کے باہر سے آنے والے مریضوں کے لئے یہ کوشش کی جائے گی کہ دارالضیافت سے ان کی خوراک کا انتظام ہو سکے۔

سب دوست جو آنکھوں کا اپریشن کروانا چاہتے ہوں ہسپتال سے رابطہ قائم کریں۔

یومِ مصلح موعود کی تقریب

اشاعت ہوئی حتّٰی کہ آج آپ کے خدام دنیا کے کونے کونے میں ایسے رنگ میں پھیل کر اشاعتِ اسلام کے جہاد میں مصروف ہیں کہ ان پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

تیسری تقریر مکرم مبشر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریکات پر فرمائی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی متعدد مبارک تحریکات کا ذکر کیا اور بتایا آپ کی ہر تحریک کا مقصدِ وحید اشاعتِ اسلام تھا۔ عمر بھر آپ کا عملی نمونہ اور آپ کا پیغام یہی رہا کہ ایک بنو، نیک بنو اور دیوانہ وار تبلیغِ اسلام میں مصروف رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی جملہ تحریکات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

چوتھے مقرر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تھے۔ آپ کی تقریر کا موضوع حضرت مصلح موعودؓ کی اسلامی خدمات تھا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی میں ایک ہی تمنا اور تڑپ نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ دنیا میں اسلام سربلند ہو اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو۔ آپ نے متعدد مثالیں دے کر واضح فرمایا کہ ہر موقع اور ہر مرحلہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی اور مسلمانانِ عالم کی سچی اور بے لوث خدمت سرانجام دی۔ مسئلہ فلسطین ہو یا مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کا سوال ہو۔ قیامِ پاکستان کا مرحلہ ہو یا اسلامی ممالک کے اتحاد کا مسئلہ ہو حضرت مصلح موعودؓ نے ہر موقع پر بہترین رنگ میں مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی اور اسلام کے لئے بے نظیر غیرت و محبت کا اظہار فرمایا۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی مختصر صدارتی تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم کارناموں اور جماعت کے ہر طبقہ پر آپ کے

(بقیہ صفحہ اوّل)

وسیع احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہمیں شکر گزار دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ان انعامات پر غور و تدبر کرتے رہنا چاہیئے جو ہمیں اسلام اور حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے حاصل ہوئے۔ ان انعامات و احسانات پر غور و تدبر کے نتیجہ ہی میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

یعنی جو شخص بندوں کے احسانات پر شکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بھی حقیقی معنوں میں شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گیارہ بجے قبل دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

ربوہ ۲۱ ، تبلیغ۔ کل ۲۰ تبلیغ کو یومِ مصلح موعود کی مبارک تقریب پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ اہتمام مقامی خواتین کا ایک جلسہ زیرِ صدارت محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ اور [illegible] قمر صاحبہ کی تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے بھی خطاب فرمایا۔ جن میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف [illegible] روشنی ڈالی گئی۔ وقفہ وقفہ سے متعدد نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ آخر میں صدر صاحبہ جلسہ نے مختصر تقریر فرمائی۔ دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مقامی خواتین اور بچیاں بکثرت اس میں شامل ہوئیں۔

اِسلامی سربراہ کانفرنس کا ایجنڈا تیار کر لیا گیا

قرار دادیں مرتب کرنے کیلئے سترہ رکنی کمیٹی مقرر کر دی گئی

لاہور ۲۱ ، فروری۔ وزرائے خارجہ کا اجلاس کل دو نشستوں کے بعد ختم ہو گیا اور اس نے ایک شق کا ایجنڈا اتفاق رائے سے منظور کر لیا۔ اس ایجنڈے کی رو سے اب اسلامی سربراہوں کی کانفرنس مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال، فلسطین کا مسئلہ اور بیت المقدس کی آزادی پر جو تمام مسلمانانِ عالم کو عزیز ہے غور کرے گی۔

اس کانفرنس نے سترہ رکنی ایک ڈرافٹنگ کمیٹی بھی نامزد کی ہے جو سربراہوں کے غور کے لئے قرار دادیں مرتب کرے گی۔ ان قرار دادوں پر وزرائے خارجہ غور کر سکتے ہیں لیکن فی الحال وزرائے خارجہ کے آئندہ اجلاس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔

اِس کانفرنس نے فلسطین کی تنظیم آزادی کو بھی سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس تنظیم کے سربراہ یاسر عرفات سربراہوں کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

دوسری تاریخی اسلامی سربراہی کانفرنس جمعہ کے روز سے شروع ہوگی

لاہور ۲۱ ، فروری۔ دو ہزار سالہ قدیمی شہر لاہور میں جمعہ ۲۲ ، فروری سے دوسری سربراہی کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ کانفرنس سے عالم اسلام کے اتحاد کی بڑی امیدیں وابستہ کی جا رہی ہیں اس میں ایشیائی و افریقی ممالک کے سربراہ شریک ہو رہے ہیں جو ستر کروڑ عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ سہ روزہ کانفرنس کا اہتمام پاکستان اور سعودی عرب نے کیا ہے۔

● لاہور ۲۱ ، فروری۔ اسلامی سربراہ کانفرنس کے انتظامات اور تیاریوں میں پاک فوج بھی شہری حکام کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔ سربراہانِ مملکت کی قیام گاہوں، کانفرنس ہال اور دیگر اہم مقامات پر حفاظتی اقدامات کے لئے سول سیکیورٹی فورس کے ساتھ فوجی دستے متعین کئے گئے ہیں۔

ھُوَ الشَّافِی

اکسیر اپھارہ

کے ہر پیکٹ پر گارنٹی ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مستقل برسیم کے اپھارہ سے جانور منٹوں میں شفایاب نہ ہو تو قیمت واپس۔ سیزن شروع ہے۔ زمیندار اور کاروباری احباب جلد سٹاک حاصل کر لیں۔ فی پیکٹ ۱/- ، درجن یا زیادہ پر ۲۰٪ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

پرانی اور پیچیدہ امراض

کے علاج کے لئے بفضلہ ہومیوپیتھک علاج سب سے اعلیٰ اور مکمل علاج ہے تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب علاج کروائیں مشورہ مفت

جانوروں کا خطرناک اور جان لیوا اپھارہ

شفائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۱/۷۵ درجن ۱۶/- دو درجن یا زائد منگوانے پر ڈاک خرچ معاف۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴